سلسلۂ عالیہ رحیمیہ رائے پور کا

طریقۂ تربیت اور معمولات

(مشائخ رائے پور کے ملفوظات کی روشنی میں)

اور

شجرات سلسلۂ عالیہ

مرتبہ

مفتی عبدالخالق آزاد

جملہ حقوق بحق ادارہ محفوظ ہیں

نام پمفلٹ : سلسلۂ عالیہ رحیمیہ رائے پور کا طریقۂ تربیت اور معمولات

مرتب : مفتی عبدالخالق آزاد

ناشر : رحیمیہ مطبوعات 33/A کوئینز روڈ، لاہور

قیمت : -/20 روپے

نوٹ:

جو اصحاب اس پمفلٹ کو دینی جذبے سے لوگوں میں تقسیم کرانا چاہیں، ان کے لیے اس کی قیمت 1000 روپے سینکڑہ ہوگی۔ اس کارِ خیر میں حصہ لیں۔ اور دنیا و آخرت کا نفع اُٹھائیں۔ ناظم مطبوعات: ادارہ رحیمیہ علومِ قرآنیہ (ٹرسٹ) لاہور

ادارہ رحیمیہ علومِ قرآنیہ (ٹرسٹ رجسٹرڈ)

رحیمیہ ہاؤس، 33/A کوئینز روڈ (شارع فاطمہ جناح) لاہور

Ph: 0092-42-36307714 , 36369089 , Web: www.rahimia.org

کراچی کیمپس: رحیمیہ ہاؤس، 9/A، سینٹر پوائنٹ سوسائٹی، بلاک نمبر 21، راشد منہاس روڈ فیڈرل بی ایریا، کراچی۔ فون: 0092-21-36321616 , 36320707

سکھر کیمپس: فلیٹ نمبر 111، 1st فلور، رائل اپارٹمنٹ ریس کورس روڈ سکھر۔ فون: 0092-71-5615185

ملتان کیمپس: رحیمیہ ہاؤس، 30/A، سٹریٹ نمبر 02، خان کالونی، چونگی نمبر 07 ایل ایم کیو روڈ، ملتان۔ فون: 0092-61-6212021

راولپنڈی کیمپس: رحیمیہ ہاؤس، N.A-7، سوینتھ روڈ، سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی۔ فون: 0321-5181875 , 0321-5181929

تصویر سرورق: جامع مسجد قصبہ رائے پور۔ جہاں سے حضرت عالی شاہ عبدالرحیم رائے پوریؒ نے وعظ و نصیحت کا آغاز کیا۔

کلماتِ سعادت

(از حضرت اقدس مولانا شاہ سعید احمد رائے پوری مدظلہٗ مسند نشین خانقاہِ عالیہ رحیمیہ رائے پور)

الحمد للّٰہ ربّ العالمین و الصّلوٰۃ و السّلام علٰی سیّد المرسلین و علٰی آلہٖ و أصحابہٖ و خلفائہٖ و من تبعھم إلٰی یوم الدّین. أمّا بعد!

ہمارے سلسلۂ عالیہ رحیمیہ کے مشائخ امامِ ربانی مجدد الف ثانی حضرت شیخ احمد سرہندیؒ، حضرت الامام شاہ ولی اللہ دہلویؒ، سید الطائفہ حضرت حاجی امداداللہ مہاجر مکیؒ، حضرت الامام حجۃ الاسلام مولانا محمد قاسم نانوتویؒ، امامِ ربانی قطبِ صمدانی حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ قدس اللہ اسرارہم، اس برِعظیم پاک و ہند کے اُن عظیم مشائخ میں سے ہیں، جن کے علوم و افکار اور فیوض و برکات سے ایک عالَم مستفیض ہوا ہے۔ اس خانوادۂ ولی اللّٰہی مجددی کی عظیم الشان جدوجہد اور کوشش سے برِعظیم پاک و ہند میں دین اسلام کی تعلیمات کو فروغ حاصل ہوا۔ نیز انھیں حضرات مشائخ اور ان کے متبعین نے غلامی اور زوال کے دور میں غیرملکی تسلط کے خلاف جہادِ حریت و آزادی برپا کر کے اس خطے کے انسانوں کو غلامی سے نجات دلانے کے لیے عظیم الشان جدوجہد اور کوشش کی ہے۔ یہ حضرات مشائخ، شریعت، طریقت اور سیاست کے جامع تھے اور ان تینوں شعبوں میں بڑی جامعیت کے ساتھ ان حضرات نے رہنمائی دی ہے۔

سلسلۂ عالیہ رحیمیہ رائے پور کے بانی قطبِ عالم حضرت اقدس مولانا شاہ عبدالرحیم رائے پوری قدس سرہٗ انھی حضرات کے فیض یافتہ ہیں۔ ان سے مشائخ رائے پور کا جو سلسلہ شروع ہوا ہے، بلاشبہ اس نے گزشتہ ڈیڑھ سو سال میں مجددی ولی اللّٰہی مشائخ کے علوم و افکار اور تعلیمات کے مطابق معمولات اور طریقۂ تربیت کو آگے بڑھایا۔ عزیزم مولوی عبدالخالق آزاد نے ان حضرات کے ملفوظات کی روشنی میں ان کے طریقۂ تربیت اور معمولات کو یک جا جمع کر دیا ہے، جو نہ صرف اس سلسلۂ عالیہ رحیمیہ رائے پور سے وابستہ متعلقین اور متوسلین کے لیے مفید ہے، بلکہ عام مسلمانوں کے نفع کے لیے بھی اہمیت کے حامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان پر عمل کی توفیق عطا فرمائیں۔

سعید احمد رائے پوری

مشائخ رائے پور اور ان کا طریقۂ تربیت

سلسلۂ عالیہ رحیمیہ رائے پور کے مشائخ قدس اللہ اسرارہم گزشتہ تقریباً ڈیڑھ سو سال سے انسانی قلوب کے تزکیے اور تربیت کے لیے ہمہ جہتی کردار ادا کر رہے ہیں۔ اس سلسلۂ عالیہ کے بانی قطب عالم حضرت اقدس مولانا شاہ عبدالرحیم رائے پوری قدس سرہٗ ہیں۔ آپؒ نے قریباً 1300ھ/1882ء میں رائے پور، ضلع سہارن پور میں ایک خانقاہ کی بنیاد رکھی تھی۔ یوں اپنے پیرو مرشد کے حکم سے اللہ کا نام سکھانے اور دین اسلام کے غلبے کے لیے ایک عظیم مرکز قائم فرمایا۔ اس دینی مرکز سے وابستہ متعلقین و متوسلین نے اپنے تصفیۂ باطن اور تزکیۂ قلوب کے حوالے سے بہت زیادہ نفع اٹھایا ہے۔ اکابر، علما اور فضلا ہی نہیں، عوام الناس بھی اس مرکز سے فیض یاب ہوتے رہے ہیں۔

سلسلۂ عالیہ رحیمیہ کے مشائخ: حضرت عالی رائے پوری نہ صرف شریعت کے پختہ کار عالم تھے، بلکہ چاروں سلاسل طریقت (قادریہ، چشتیہ، سہروردیہ اور نقشبندیہ) میں اپنے مشائخ عظام کے خلیفہ مجاز اور جانشین تھے۔ آپؒ کے پہلے پیرو مرشد حضرت اقدس میاں شاہ عبدالرحیم سہارن پوری قدس سرہٗ تھے، جو سلسلۂ قادریہ مجددیہ کے مشائخ حضرت خواجہ عبدالغفور اخوند سواتی قدس سرہٗ اور حضرت شیخ آدم بنوری قدس سرہٗ کے واسطے سے امامِ ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی قدس سرہٗ کے مجددیہ سلسلے سے وابستہ تھے۔ حضرت عالی رائے پوریؒ اپنے پیرو مرشد سے سلسلۂ قادریہ اور نقشبندیہ مجددیہ میں خلیفہ اور مجاز تھے۔ آپؒ نے انھی کے حکم سے رائے پور کا مرکز قائم کیا۔ ان کے وِصال کے بعد سید الطائفہ حضرت حاجی امداداللہ مہاجر مکی قدس سرہٗ سے بیعت ہوئے۔ اس طرح خانوادۂ ولی اللّٰہی کے مشائخ کے واسطے سے حضرت الامام شاہ ولی اللہ دہلوی قدس سرہٗ کے سلسلۂ عالیہ سے وابستہ ہوگئے۔ اور یوں خانوادۂ ولی اللّٰہی کے علوم و افکار، تعلیمات و کردار سے خصوصی تعلق قائم کیا۔ حضرت حاجی صاحب قدس سرہٗ نے آپؒ کو چاروں سلاسلِ طریقت میں

اجازت عطا فرمائی۔ اور پھر انھی کے حکم سے امامِ ربانی قطبِ صمدانی حضرت اقدس مولانا رشید احمد گنگوہی قدس سرہٗ سے تعلقِ بیعت قائم کیا۔ اور آپ سے بھی چاروں سلاسل طریقت میں اجازت وخلافت پائی اور سلسلۂ عالیہ ولی اللّٰہیہ مجددیہ کے فیوضات و برکات سے مستفید ہوئے۔ آپؒ دارالعلوم دیوبند اور مدرسہ مظاہرالعلوم سہارن پور کے سرپرست اور مجلس شوریٰ کے اہم اراکین میں سے ہیں۔ حضرت گنگوہیؒ کے وصال کے بعد آپؒ کے جانشین بنے۔ اور ہندوستان کی آزادی کے لیے چلنے والی تحریکِ ریشمی رومال کی بھی آپؒ نے سرپرستی فرمائی۔

حضرت عالی رائے پوریؒ نے خانقاہِ رائے پور میں تقریباً سینتیس سال تک انسانی قلوب کے تزکیے اور باطنی تصفیے کے لیے تجدیدی کردار ادا کیا۔ اور سینکڑوں علما و فضلا اور ہزاروں لوگوں کو اپنے باطنی فیوض اور سیرت و کردار سے مستفیض کیا۔ اپنی زندگی کے آخری ایام میں آپؒ نے اپنا جانشین حضرت اقدس شاہ عبدالقادر رائے پوری قدس سرہٗ کو مقرر کیا۔ آپؒ کا وصال 25/ربیع الثانی 1337ھ/ 28/جنوری 1919ء کو ہوا اور خانقاہِ عالیہ رحیمیہ رائے پور کے باغ ''گلزارِ رحیمی'' میں ہمیشہ کے لیے محوِ استراحت ہیں۔

☆ اس سلسلۂ عالیہ کے دوسرے مسند نشین حضرت اقدس مولانا شاہ عبدالقادر رائے پوری قدس سرہٗ نے تقریباً چوالیس سال (1919ء تا 1962ء) خانقاہِ عالیہ رحیمیہ رائے پور سے وابستہ لوگوں کو فیض یاب کیا۔ اور اپنے پیر و مرشد کے طریقۂ کار کے مطابق تصفیۂ باطن اور تزکیۂ قلوب کے لیے ہمہ تن مصروفِ عمل رہے۔ نیز غلبہ دین کی جدوجہد کرنے والی جماعتوں کی سرپرستی فرماتے رہے۔ آپؒ نے مدارسِ دینیہ اور علومِ قرآنیہ کے فروغ کے لیے بڑا روشن کردار ادا کیا۔ آپؒ کا وصال 25/ربیع الاول 1382ھ/ 16/اگست 1962ء کو ہوا۔ اس سے پہلے آپؒ نے اپنا جانشین حضرت اقدس مولانا شاہ عبدالعزیز رائے پوری قدس سرہٗ (نواسۂ حقیقی حضرت عالی شاہ عبدالرحیم رائے پوریؒ) کو مقرر کیا۔

☆ اس سلسلۂ عالیہ کے تیسرے مسند نشین حضرت اقدس شاہ عبدالعزیز رائے پوری قدس سرہٗ نے تقریباً 30 سال (1962ء تا 1992ء) اس خانقاہ سے وابستہ لوگوں کو فیض یاب کیا۔ اس عرصے میں آپؒ نے اپنے مشائخ کے طریقے پر متعلقین و متوسلین کی تربیت

اور تزکیے کے سلسلے میں اہم کردار ادا کیا۔ نیز اپنے مشائخ کے طرز پر دین کے غلبے کے لیے کام کرنے والی جماعتوں کی سرپرستی فرمائی۔ اور علومِ قرآنیہ اور سلسلۂ ولی اللّٰہی کے علوم و افکار کے فروغ کے لیے بڑی جدوجہد اور کوشش کی۔ آپؒ کا وصال 02/ ذی الحج 1412ھ/ 03/ جون/ 1992ء کو لاہور میں ہوا۔ آپؒ کا تابوت یہاں سے خانقاہِ رائے پور منتقل کیا گیا، جہاں آپؒ اپنے نانا کے پہلو میں محوِ استراحت ہیں۔ اس سے قبل آپؒ نے جنوری 1988ء میں اپنا جانشین اپنے بڑے خلف الرشید حضرت اقدس مولانا شاہ سعید احمد رائے پوری دامت برکاتہم العالیہ کو مقرر فرمایا۔ چناں چہ خانقاہِ عالیہ رحیمیہ رائے پور میں جمعۃ المبارک کی نماز کے بعد علما اور عوام کے ایک بڑے مجمع عام میں آپؒ نے بنفس نفیس اس کا اعلان کیا اور خانقاہ کے تمام امور کی ذمہ داری ان کے سپرد فرمائی۔

☆ الحمدللہ! 1992ء سے اب تک موجودہ مسند نشین خانقاہِ عالیہ رحیمیہ رائے پور حضرت اقدس مولانا شاہ سعید احمد رائے پوری دامت برکاتہم العالیہ اپنے مشائخ کے طرز پر تصفیۂ باطن اور تزکیۂ قلوب میں مصروفِ عمل ہیں۔ خاص طور پر نوجوان نسل کو گمراہ کن جماعتوں سے بچانے کے لیے ہمہ وقت جدوجہد میں رہتے ہیں۔ اور انھیں اپنے مشائخ قدس اللہ اسرارہم بالخصوص امامِ ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہٗ اور حضرت الامام شاہ ولی اللہ دہلویؒ کے علوم و افکار اور سیرت و کردار سے وابستہ کرنے کے لیے مسلسل کوشاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی مساعی جمیلہ کے فیوض و برکات کو زیادہ سے زیادہ وسیع اور عام کرے۔

سلسلۂ عالیہ رحیمیہ کا طریقۂ تربیت: سلسلۂ عالیہ رائے پور کے مشائخ نے تصوف وسلوک کے اہم امور کا خلاصہ بیان کیا ہے اور تربیتِ باطنی اور تزکیۂ قلوب کے لیے ایک ایسا آسان طریقہ متعین کیا ہے، جس میں عام لوگوں کے لیے لمبے چوڑے وظائف کے بجائے مختصر اور آسان معمولات پیش نظر رکھے گئے۔ تا کہ اس مصروف ترین دور میں سلسلے کے وابستگان ان معمولات کے ذریعے اپنی باطنی اصلاح اور شعوری دینی تربیت میں ترقی حاصل کرسکیں۔ اور دین اسلام کی جامع تعلیمات کے غلبے کے نظریۂ فکر و عمل سے ان کی وابستگی پختہ ہو۔ مشائخ رائے پور کے اس طریقۂ تربیت کے متعلق مسند نشین ثانی حضرت اقدس مولانا شاہ عبدالقادر رائے پوری قدس سرہٗ ارشاد فرماتے ہیں:

''اب تصوف کا بھی خلاصہ نکل آیا ہے۔...... یہ آسانی ہمارے اکابر کی تجویز کردہ ہے، جو اپنے زمانے میں تصوف کے مجتہد اور حاکم ہوئے ہیں، نہ کہ مقلد اور محکوم۔ اور فرمایا: اکابر سے مراد یہی حضرت حاجی (امداداللہ مہاجر مکی) صاحبؒ، حضرت نانوتویؒ اور حضرت گنگوہیؒ وغیرہ مراد ہیں۔ اور ہمارے حضرت (شاہ عبدالرحیم رائے پوریؒ) کے متعلق بھی میرا خیال ہے کہ وہ تصوف پر حاکم تھے۔ ایک مرتبہ (حضرت عالی رائے پوریؒ نے) فرمایا کہ: مولوی صاحب! جس طرح ہر بات کا خلاصہ اور روح نکل آئی ہے، تصوف کا بھی خلاصہ اب نکل آیا ہے۔'' (1)

ایک مرتبہ حضرت اقدس مولانا شاہ عبدالرحیم رائے پوریؒ نے حضرت شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ سے تصوف کا خلاصہ اور نتیجہ بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

''مولوی صاحب! لوگ خبر نہیں تصوف کسے سمجھتے ہیں! تصوف تو فقاہت یعنی دینی سمجھ اور شعور کا نام ہے۔'' (2)

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مشائخ رائے پور نے اپنے سلسلۂ عالیہ کے مشائخ کی تعلیمات کے تناظر میں تربیت اور تزکیے کے لیے تصوف کے اہم امور کا خلاصہ نکالا۔ اور اسے آسان بناتے ہوئے ایسے معمولات تجویز کیے، جو نہ صرف مسنون و ماثور ہیں، بلکہ قلوب کی اصلاح اور تزکیے میں بڑی تاثیر رکھتے ہیں۔ خاص طور پر حضرت الامام شاہ ولی اللہ دہلویؒ نے ایک جامع فکر و عمل کی صورت میں ان معمولات کی تاثیرات بیان فرمائی ہیں۔ چناں چہ ولی اللّٰہی تعلیمات کو سامنے رکھتے ہوئے یہ معمولات تجویز کیے گئے ہیں۔

ان معمولات اور اس طریقۂ تربیت کے اثرات و نتائج بہت خوب واقع ہوئے ہیں۔ چناں چہ سلسلے سے وابستہ حضرات ان معمولات کی پابندی اور اس طریقۂ تربیت کو اپنا کر اپنی اپنی صلاحیت و استعداد کے مطابق دین کے کسی نہ کسی شعبے سے وابستہ ہو کر دین اسلام کے غلبے کے لیے مصروفِ عمل ہو جاتے ہیں۔ چناں چہ ان معمولات، خاص طور پر ذکر کی پابندی سے جو ثمرات و نتائج پیدا ہوتے ہیں، اس کی تفصیل بتاتے ہوئے حضرت اقدس مولانا شاہ عبدالقادر رائے پوری قدس سرہٗ ارشاد فرماتے ہیں:

''اصل میں تو ایسا ہوتا ہے کہ اثنائے ذکر (ذکر کے دوران) میں:

(الف) کسی کو نفل نمازوں سے اُنس ہو جاتا ہے،

(ب) کسی کو تلاوتِ قرآنِ حکیم سے،

(ج) کسی کو تعلیم و تعلّم (اور تدریس) سے،

(د) کسی کو کسی اور (دوسرے) دینی کام سے،

(ہ) اور کسی کو مفادِ عامہ کے امور اور سیاسی انتظام سے،

کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں سے اکثر کو اسی سے لگاؤ تھا۔ جس کے ماتحت انھوں نے دنیا میں عدل و انصاف قائم کیا اور رفاہِ عامہ کے کاموں کو سرانجام دیا۔

گویا ہر ایک کا مخصوص رنگ ہو جاتا ہے، جو (اپنی صلاحیت و استعداد کے مطابق) تھوڑا تھوڑا الگ بھی ہوتا ہے۔'' (3)

گزشتہ ڈیڑھ سو سال سے مشائخ رائے پور ان معمولات کے ذریعے اپنے متعلقین اور متوسلین کی تربیت فرما کر دین کے مذکورہ بالا شعبوں میں کام کرنے کے لیے تیار کرتے رہے ہیں۔ ان معمولات کی تاثیرات بڑھانے میں ان حضرات کی قلبی توجہات اور باطنی فیوضات بھی اپنا پورا پورا اثر رکھتی ہیں۔

مشائخ رائے پور اپنے ملفوظات کی صورت میں سلسلے کا طریقۂ تربیت اور معمولات بیان کرتے رہے۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ان معمولات کو متعلقین اور متوسلین کے لیے ایک ترتیب کے ساتھ یک جا کر دیا جائے۔ چناں چہ اس سے قبل مشائخ رائے پور کے بیان کردہ آٹھ اہم ترین معمولات مختلف کتابوں میں چھپتے رہے ہیں۔ اب انھیں ایک پمفلٹ کی صورت میں مرتب کر کے شائع کیا جا رہا ہے۔ سلسلۂ عالیہ رحیمیہ رائے پور کے یہ ''امورِ ہشت گانہ'' ایسے ہیں، جن کی پابندی سے ظاہری و باطنی ترقی حاصل ہوتی ہے۔ اور اب تک تزکیۂ نفس کے حوالے سے لاکھوں لوگ ان معمولات سے فیض یاب ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی عمل کی توفیق عطا فرمائے اور مشائخ رائے پور کا فیضان نصیب فرمائے۔

خاکِ پائے مشائخ رائے پور عبدالخالق آزاد

23/ رمضان المبارک 1432ھ/ 24/ اگست 2011ء، بروز بدھ

(1)
تصحیح نیت اور نظریے کی درستگی

ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ وہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی وحدانیت وعظمت، حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت و چاہت اور آخرت پر پورا یقین واعتماد رکھے۔ ہر دم اس کے پیشِ نظر دین اسلام کی تعلیمات کے مطابق اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگی بسر کرنے کی نیت، عزم اور ارادہ ہونا چاہیے۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنی نیت کی تصحیح کرے اور اپنے نظریۂ زندگی کو درست رکھے۔ اس تناظر میں سلسلۂ عالیہ رحیمیہ رائے پور کے مشائخ سب سے پہلے تصحیح نیت اور نظریے کی درستگی پر زور دیتے ہیں۔ چناں چہ حضرت اقدس شاہ عبدالقادر رائے پوری قدس سرہٗ فرماتے ہیں:

"تصوف کیا ہے، دنیا کی تمام مباح اور جائز مصروفیات اور کاروبار کو بھی دین بنا دینا۔ یاد رکھو! اگر اس نیت کو بیدار رکھ کر کہ "یہ کام میں اللہ کے لیے، یعنی اس کی رضا کے حصول اور تعمیل احکام میں کرتا ہوں" تمام کام کیے جائیں تو بہت سی نفلی عبادتوں سے افضل ہوجاتے ہیں۔ مثلاً مسلمان پر اپنے اہل وعیال کی پرورِش کا ایک درجہ واجب ہے۔ اب اگر اس واجب کی ادائیگی کے لیے وہ کام (کاج، محنت اور مزدوری) کرتا ہے، مگر اللہ کی رضا کی نیت کرکے اور غفلت ترک کرکے کرتا ہے تو نوافل پڑھنے سے زیادہ ثواب ہے۔ کیوں کہ وہ ایک واجب ادا کر رہا ہے۔ اس طرح ہر کام کو عبادت بنایا جاسکتا ہے۔ بشرطیکہ وہ حرام اور مکروہ نہ ہو، کم از کم مباح اور جائز درجے کا (ضرور) ہو اور ریاکاری سے تو خالص عبادت، خواہ وہ نماز ہی (کیوں نہ) ہو، شرک بن جاتی ہے کہ دکھاوے کے لیے کی جائے۔ کیوں کہ دکھاوے سے عبادت کرنا شرک ہے۔" (4)

نیز تصوف کا خلاصہ بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:

''تصوف کا ابتدائی سِرا ''تصحیح نیت'' ہے۔ اور اس کا انتہائی نتیجہ جو تصحیح نیت سے حاصل ہوتا ہے ''فقاہت'' یعنی دینی سمجھ اور شعور کا حاصل ہونا ہے۔'' (5)

یہ دینی سمجھ اور شعور اس لیے بھی ضروری ہے کہ آج کل گمراہی اور فتنوں کا زمانہ ہے اور گزشتہ دو ڈھائی سو سال سے مسلمان معاشروں پر کفر و طاغوت کا انسانیت دشمن نظام مسلط ہے۔ اس کی وجہ سے ماحول میں دینی حوالے سے بے راہ روی، نیتوں کا فساد اور غلط افکار و نظریات پھیلے ہوئے ہیں۔ خاص طور پر مادیت پر مبنی سرمایہ پرستانہ نظام نے مسلمانوں کے اعمال و افکار کو بُری طرح متأثر کیا ہے۔ اور نوجوان نسل تو خاص طور پر غلط افکار و نظریات سے متأثر ہو رہی ہے۔ ایسے ماحول میں ضروری ہے کہ تمام مسلمان اور خاص طور پر نوجوان نسل دینِ اسلام کی تعلیمات پر انفرادی اور اجتماعی طور پر عمل کرنے کے لیے اپنی نیت کی تصحیح کریں۔ اور اپنا نظریہ و فکر درست رکھیں۔ گمراہ کن افکار و نظریات سے علاحدگی اختیار کریں۔ اور نیت کی درستگی کے ساتھ دین کے غلبے کا نظریہ اپنے پیش نظر رکھیں۔

چناں چہ حضرت شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ فرماتے ہیں:

''ان مشکل حالات سے اگر مسلمان یہ لیں کہ (تکبر اور سرمایہ پرستی سے) دل ٹوٹ جائے اور خدا کی طرف توجہ زیادہ ہو جائے تو حالات کا وصول کرنا ہے۔''

اور فرمایا کہ: ''مسلمانوں کے سامنے اب (ان حالات میں) ملی زندگی کا پروگرام پورے زور سے آجانا چاہیے۔'' (6)

اس لیے مشائخ رائے پور اپنے متوسلین کے لیے ضروری قرار دیتے ہیں کہ وہ حبِ مال (سرمایہ پرستی)، حُبِ جاہ (عہدہ طلبی)، عجب (خود نمائی) و تکبر اور حسد، کینہ، بغض وغیرہ بداَخلاقیوں کے نظام اور اس غلط ماحول سے برأت کا اظہار کریں۔ اور دین اسلام کے اعلیٰ اَخلاق خدا پرستی، انسان دوستی پر مبنی عدل و انصاف کے بہترین نظام کو دنیا میں غالب کرنے کے لیے اپنے تئیں جدوجہد اور کوشش کرنے کی نیت و عزم کریں۔ اور اپنے سلسلۂ عالیہ کے مشائخ، بالخصوص امامِ ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی قدس سرہٗ اور حضرت الامام شاہ ولی اللہ دہلویؒ اور ان کے خانوادۂ ولی اللّٰہی کی تعلیمات اور ان کے طریقۂ کار سے رہنمائی حاصل کریں۔ اور ان حضرات مجددین کی جامع تعلیمات کی روشنی

میں دُنیوی اور اُخروی کامیابی کے لیے پوری جدوجہد اور کوشش کریں۔ ان مشائخ کے طریقۂ کار کے بنیادی اصولوں کی نشان دہی کرتے ہوئے حضرت الامام شاہ ولی اللہ دہلویؒ کے والدِ گرامی اور شیخ، حضرت الامام شاہ عبدالرحیم دہلویؒ نے اپنے مکتوبات میں لکھا ہے کہ:

''ہمارے طریقے کے پانچ بنیادی اُصول ہیں:

(1) ہمیشہ ذکر اللہ میں مشغول رہنا۔

(2) ہر حالت میں تقویٰ اور پرہیزگاری اختیار کرنا۔

(3) بغیر کسی تفریق کے تمام مخلوق کو نفع پہنچانا۔

(4) اپنے آپ کو اللہ کی کسی بھی مخلوق سے افضل نہ سمجھنا۔

(5) اللہ کے حکم اور اللہ کی مخلوق کے سامنے تواضع اختیار کرنا۔'' (7)

اس تناظر میں سلسلۂ عالیہ رحیمیہ رائے پور کے مشائخ نے اپنے وابستگان کی تربیت کے لیے یہ ضروری قرار دیا ہے کہ وہ مذکورہ بالا اصولوں کو سامنے رکھتے ہوئے ہر وقت تصحیح نیت اور غلبہ دین کے نظریے کو بیدار رکھ کر اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگی بسر کرنے کے لیے جدوجہد اور کوشش کریں۔ اور اس غلط ماحول اور نظام کی حتی الوسع مزاحمت کریں، جو دین اسلام کی سچی تعلیمات پر عمل کرنے میں رکاوٹ ہے۔ اور اس حوالے سے درجِ ذیل امور کو ہمیشہ پیش نظر رکھیں:

1۔ جملہ امور کی انجام دہی میں نیت درست کرنے کا اہتمام کریں۔

2۔ تمام جائز کاموں میں مشغولیت کے دوران خدا سے اپنے تعلق کو ہرگز نہ بھولیں۔

3۔ اللہ تعالیٰ سے محبت اور تعلق کے جذبے سے انسان دوستی کو لازم سمجھیں۔

4۔ اپنے اندر دینی حوالے سے قومی اور ملّی شعور پیدا کرنے کی کوشش کریں۔

5۔ ملّی فرائض اور قومی ذمہ داریوں کو پورا کرنے کا جذبہ اپنے بیدار کریں۔

6۔ ہر طرح کے ظلم سے نفرت رکھیں اور عدلِ اجتماعی کو دین کا اہم فریضہ سمجھیں۔

7۔ قومی اور اجتماعی حقوق کی ادائیگی کے لیے غلبۂ دین کو ضروری سمجھیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ان حضرات مشائخ رائے پور کے متعین کیے ہوئے راستے پر پوری دل جمعی، ہمت اور جرأت کے ساتھ عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(2)
بیعتِ توبہ اور فرائض دین کی پابندی

سلسلۂ عالیہ رحیمیہ رائے پور کے وابستگان کے لیے ضروری ہے کہ وہ شیخ وقت کے ہاتھ پر اپنے انفرادی اور اجتماعی گناہوں سے توبہ کی نیت سے ''بیعتِ توبہ'' کریں۔ مشائخ رائے پور اس کا طریقہ درجِ ذیل ارشاد فرماتے ہیں:

''بیعت کرتے وقت سب سے پہلے خاموش طریقے پر ایک دفعہ درود شریف پڑھے اور صدقِ دل کے ساتھ شیخ کے کہلوانے پر کلمہ طیبہ:

''لا إلٰه إلّا اللّٰه مُحمّد رسول اللّٰه''

اور مختصر درود ''**صلّی اللّٰه علیه و آلهٖ و صحبهٖ و بارک و سلّم.**''

پڑھتے ہوئے درجِ ذیل کلمات کہے:

میں توبہ کرتا ہوں: کفر سے، شرک سے، بدعت سے، غیبت سے، جھوٹ بولنے سے، قتل کرنے سے، چوری سے، زنا سے، کسی پر بہتان لگانے سے، نماز چھوڑنے سے، اور تمام گناہوں سے، چھوٹے ہوں یا بڑے۔ اور جو گناہ میں نے اپنی تمام عمر میں کیے ہیں۔

یا اللہ! تو میری توبہ قبول کرلے اور میرے گناہوں کو بخش دے اور مجھے توفیق دے اپنی رضا مندی کی اور اپنے رسولِ پاکؐ کی تابع داری کی، شریعت پر عمل کرنے کی اور خلافِ شرع باتوں سے بچنے کی۔''

اس توبہ کے بعد شیخ چند نصیحت کے کلمات تلقین کریں گے۔ انھیں پوری توجہ کے ساتھ سنا جائے اور صدقِ دل سے ان پر عمل کی کوشش کی جائے۔ وہ کلمات یہ ہیں:

''یہ توبہ ہوگئی۔ اللہ ہماری توبہ قبول کرلیں۔ ہمارے تمام چھوٹے بڑے گناہ معاف فرما دیں۔ آمین۔ اب ہم پر سب سے پہلا فرض نماز کا ہے۔ یہ کسی حالت

میں معاف نہیں ہوتی۔ اس کی قضا واجب ہوتی ہے۔ اس کا ترک کرنا بڑا گناہ ہے۔ نماز بہت ہی اعلیٰ عبادت ہے۔ نماز سے اللہ کی محبت اور اللہ کا قرب حاصل ہوتا ہے۔ اس لیے نماز کا اہتمام کریں اور ہر وقت نماز کا دھیان دل میں رکھیں۔ اس سے ہمارے دلوں میں اللہ کی محبت پیدا ہوگی۔ یہ کامیابی ہے۔"

"خلافِ شریعت باتوں سے بچنا چاہیے تاکہ اللہ تعالیٰ راضی رہیں۔ اللہ تعالیٰ کو راضی رکھنا مسلمان کے لیے بہت ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے بڑا خسارہ ہے۔ کوئی ضرورت پیش آئے، تو سب امور کو شریعت کے مطابق سرانجام دینا چاہیے۔ جن چیزوں کے مسائل نہ جانتے ہوں، ان کو شریعت والے اہل علم، صحیح عقیدہ والوں سے دریافت کرے اور اس پر عمل کرے۔ موت کو یاد رکھنا چاہیے کہ مرنا ہے، آخرت کے لیے جانا ہے۔ اصل زندگی وہی ہے، جو مرنے کے بعد شروع ہوگی۔ وہاں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے رہنا ہے۔ نہ کوئی لوٹ کر آتا ہے اور نہ کوئی آئے گا۔ اگر شریعت کے مطابق عمل کریں گے، گناہوں سے بچیں گے اور اللہ تعالیٰ کو راضی رکھیں گے، تو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جنت الفردوس میں جگہ نصیب ہو جائے گی اور راحت و چین کی زندگی گزرے گی۔ اور اگر شریعت کے خلاف عمل کرتے رہے اور گناہ کرتے رہے اور اللہ تعالیٰ کو ناراض رکھا تو قبر کا عذاب، حشر کے دن کا عذاب ___ جو بہت ہی بڑا سخت اور دردناک ہے ___ بھگتنا پڑے گا۔ اور اپنے عملوں کی سزا بھگتنے کے لیے دوزخ میں ٹھکانا بنے گا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمانوں کو دوزخ کے عذاب سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے اور اس سے بچائے۔ آمین ثم آمین!" (8)

"اللہ تعالیٰ ہمیں سلسلۂ رائے پوری میں قبول فرمائے۔ اور ان کا فیض نصیب ہو۔ اور اللہ تعالیٰ ہمیں دین دنیا میں کامیابی نصیب فرمائے۔ اللہ ہمیں سچی جماعت سے وابستہ رکھے۔ آخرت پر ایمان نصیب ہو۔ اللہ اور اللہ کی محبت ہمارے دلوں میں غالب ہو۔ اللہ ہم سب کو فتنوں سے محفوظ فرمائے۔ حاسدین، کینہ پرور اور گمراہ کرنے والی جماعتوں سے اللہ محفوظ رکھے۔ ہمیں صحیح نظریے پر قائم رکھے۔

غلبہ دین کے لیے اللہ ہمیں قبول فرمالے۔"

بیعتِ توبہ کا یہ طریقہ مسنون ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ اور صحابیات سے انھی کلمات کے ذریعے بیعتِ توبہ کرائی ہے۔ جس کا تذکرہ قرآن حکیم میں ہے۔ نیز حضرت عبادہ بن صامتؓ سے مروی روایت میں ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

"تعالوا ! بايعوني علىٰ ان لا تشركوا بالله شيئًا، و لا تسرقوا، و لا تزنوا، ولا تقتلوا اولادكم، و لا تأتون ببهتان تفترونه بين أيديكم و أرجلكم، و لا تعصوني في معروف." (9)

"آؤ، تم مجھ سے بیعت کرو اس بات پر کہ تم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراؤ گے، اور چوری نہیں کرو گے، اور زنا نہیں کرو گے، اور اپنی اولاد کو قتل نہیں کرو گے، اور کسی پر بہتان نہیں لگاؤ گے، اور نیک کاموں میں میری نافرمانی نہیں کرو گے۔"

اس بیعتِ توبہ میں بنیادی طور پر اللہ تبارک وتعالیٰ کے ایک مقرب بندے کے ہاتھ پر حقوق اللہ اور حقوقِ انسانیت کی پاس داری کا عہد کیا جاتا ہے۔ حقوق اللہ کے حوالے سے درجِ ذیل باتوں کا عہد ہے:

(الف) کفر وشرک سے بچنا

(ب) دین میں بدعت پیدا کرنے اور شریعت کی نافرمانی سے بچنا

اور حقوقِ انسانیت کے حوالے سے درجِ ذیل باتوں کا عہد کیا جاتا ہے:

(الف) لوگوں کا مال چوری ڈاکہ سے حاصل کرنے سے بچنا

(ب) زنا کاری کے ارتکاب سے سے بچنا

(ج) قتل انسانیت سے دور رہنا

(د) انسانی عزت واحترام کو پامال کرنے سے بچنا

توبہ کے ان کلمات اور شیخ کی بیان کردہ نصائح کو پیش نظر رکھ کر اپنی حالت درست کرنے کی فکر کرنی چاہیے۔ اور اس سلسلے میں شیخ کے ساتھ جو عہد کیا ہے، اس کی اہمیت ہمیشہ پیش نظر رہنی چاہیے اور اس کو پورا کرنے کے لیے پوری جدوجہد اور کوشش کرنی چاہیے۔

(3)

تلاوتِ قرآنِ حکیم اور قرآنی مفاہیم کا شعور

مشائخ رائے پور فرماتے ہیں کہ:

قرآن حکیم کی تلاوت اعلیٰ ذکر ہے۔ جب تلاوت کریں تو کلامِ الٰہی کی عظمت، محبت اور ادب دل میں ہو کہ یہ میرے اللہ کا کلام ہے، عظمت والے کا کلام ہے۔ جتنی دل میں عظمت ہوگی، اتنی ہی ہدایت نصیب ہوگی اور اللہ کی محبت دل میں پیدا ہوگی۔''

اس لیے اپنے دل میں اللہ کی محبت اور عظمت پیدا کرنے کے لیے روزانہ قرآنِ حکیم کی تلاوت کو اپنا معمول بنانا چاہیے۔ آداب کا لحاظ کرتے ہوئے تلاوتِ قرآن حکیم کا صحیح طریقہ مشائخ رائے پور اس طرح بیان فرماتے ہیں کہ:

''باوضو ہو کر قبلہ رُخ بیٹھ کر قرآن حکیم کی عظمت و محبت دل میں رکھتے ہوئے روزانہ کم از کم اس کی اتنی تلاوت کا معمول بنانا چاہیے کہ جس سے ایک قرآن شریف ایک مہینے میں ختم ہو جائے۔ تلاوت سے پہلے درود شریف طاق تعداد میں پڑھے۔ اور پڑھتے وقت اپنے دل میں یہ خیال قائم کرے کہ ''اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے۔ اور اللہ کا کلام سب کے کلاموں سے بڑا اور عظمت والا ہے۔ اور اللہ کا کلام اللہ کی توفیق سے میری زبان پر جاری ہو رہا ہے اور اللہ ہی کی طرف لوٹ رہا ہے۔'' اگرچہ تلاوتِ قرآنِ حکیم حفظ یا دیکھ کر بلا وضو بھی کی جاسکتی ہے، لیکن قرآن حکیم کو بلا وضو ہاتھ لگا کر نہیں پڑھنا چاہیے۔'' (10)

مشائخ رائے پور کے ہاں قرآن حکیم کی تلاوت اور اس کے فہم و شعور کی بڑی اہمیت رہی ہے۔ تمام مشائخ نے ساری زندگی اس پر عمل کیا ہے۔ خاص طور پر رمضان المبارک میں قرآن حکیم کی تلاوت، نوافل میں اس کی سماعت اور قرآن حکیم کے معانی اور مفاہیم کو

سامنے رکھتے ہوئے قرآن حکیم پڑھنے کا پورا اہتمام کیا جاتا ہے۔ ایک مرتبہ حضرت اقدس مولانا شاہ عبدالعزیز رائے پوریؒ نے خود راقم سطور سے فرمایا:

''حضرت عالی (شاہ عبدالرحیم رائے پوریؒ) کے ہاں قرآن حکیم کو معنی اور مفہوم کا لحاظ کر کے پوری تصحیح کے ساتھ پڑھنے کا اہتمام کیا جاتا تھا۔'' (11)

اسی لیے حضرت اقدس شاہ عبدالعزیز رائے پوریؒ نے اپنے دور میں حضرت اقدس مولانا سعید احمد رائے پوری کی زیرِ نگرانی قرآن حکیم کے معنی اور مفاہیم کا شعور پیدا کرنے کے لیے دورۂ تفسیر قرآن حکیم کے اہتمام کا آغاز کیا تھا۔ چناں چہ اس وقت سے لے کر اب تک سلسلۂ عالیہ رحیمیہ رائے پور کے متوسلین کے لیے مشائخ رائے پور کی زیرِ سرپرستی ہر سال ہفت روزہ یا پندرہ روزہ دورۂ تفسیر قرآن حکیم کا اہتمام کیا جاتا ہے۔

حضرت اقدس مولانا شاہ عبدالعزیز رائے پوری قدس سرہٗ اپنے مخصوص احباب کو ایک ہفتے میں معنی اور مفہوم کا لحاظ رکھتے ہوئے قرآن حکیم کی تلاوت مکمل کرنے کی تلقین کیا کرتے تھے۔ اور ہفتے بھر کی ایک خاص ترتیب بیان فرمایا کرتے تھے۔ چناں چہ حضرت کے خلیفہ مجاز حضرت مولانا محمد حبیب اللہ مختار شہیدؒ لکھتے ہیں:

(حضرت شاہ عبدالعزیز رائے پوریؒ نے فرمایا کہ:) ''اس ترتیب سے قرآن شریف پڑھا جائے۔ جمعۃ المبارک کے روز سورۃ البقرہ سے سورۃ المائدہ کے اختتام تک۔ اور ہفتے کے روز سورۃ الانعام سے سورۃ التوبہ کے اختتام تک۔ اور اتوار کے روز سورۃ یونس سے سورۃ مریم کے آخر تک۔ اور سوموار کے روز سورۃ طٰہٰ سے سورۃ القصص کے آخر تک۔ اور منگل کو سورۃ العنکبوت سے سورۃ صٓ تک۔ اور بدھ کو سورۃ الزمر سے سورۃ الرحمٰن کے آخر تک۔ اور جمعرات کو سورۃ الواقعہ سے سورۃ الناس تک۔ اور ختم کے بعد سجدہ میں جا کر اول آخر درود شریف گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھیں اور درمیان میں انتہائی عاجزی اور انکساری سے اپنے مقصد کو ذہن میں رکھ کر دعا کریں۔'' (12)

اس طرح ایک ہفتے میں قرآن حکیم کے مفاہیم کا لحاظ رکھ کر توجہ سے تلاوت کرنے سے بڑا روحانی فیض حاصل ہوتا ہے اور انوارات و برکات نازل ہوتی ہیں۔

(4)
تیسرے کلمے کی تسبیح

مشائخ رائے پور فرماتے ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی عظمت اور محبت پیدا کرنے کے لیے بعد نمازِ فجر یا چوبیس گھنٹے میں جس وقت بھی فرصت ملے، پوری یکسوئی کے ساتھ تیسرے کلمے کی تسبیح کرنی چاہیے۔ چناں چہ حضرت اقدس مولانا شاہ عبدالعزیز رائے پوریؒ اس کی ترتیب اس طرح بیان فرماتے ہیں:

"اول وآخر درود شریف پڑھ کر تیسرا کلمہ
"سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ لاَ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ." بمع وِرد
"وَ لاَ حَوْلَ وَ لاَ قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ" سو مرتبہ پڑھنا چاہیے۔"

حضرت اقدس مولانا شاہ سعید احمد رائے پوری دامت برکاتہم العالیہ فرماتے ہیں:

"یہ بڑا بابرکت وظیفہ ہے۔ جب بندہ اس کو اللہ کی عظمت اور محبت کے ساتھ پڑھتا ہے تو رحمتیں نازل ہوتی ہیں، روحانی ترقی ہوتی ہے اور جنت میں باغ لگ جاتا ہے۔"

حضرت اقدس مولانا شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ نے ایک متوسل سے فرمایا کہ:

"جہاں تک ہو سکے اپنی توجہ خدا کی طرف لگائے رکھنے کی کوشش کیجیے! اور سوم کلمہ ہر وقت پڑھتے رہیے۔ اور اس میں خیال رکھیے کہ خداوندِ کریم یہ کلمہ قبول فرمالیں۔" (13)

تیسرے کلمے سے اللہ کی شان اور اس کی کبریائی کا احساس دل میں جاں گزیں ہوجاتا ہے اور اللہ کی حمد وثنا اور تعریف سے بڑی ترقی اور کامیابی ملتی ہے۔ نیز اللہ کے علاوہ دنیا کی تمام طاقتوں اور قوتوں کے رُعب سے انسان آزاد ہوجاتا ہے۔ اور "لاَحَوْلَ وَ لاَقُوَّةَ" کے ورد کی وجہ سے اپنے عجز وانکساری کا اعتراف اور اپنے آپ کو اللہ کے سپرد کرنے کا اعلان کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کلمے کے فیوض وبرکات نصیب فرمائے۔

(5)

استغفار کی کثرت

مشائخ رائے پور فرماتے ہیں: گناہوں کے نظام اور ماحول میں رہنے کی وجہ سے بہت سے گناہ سرزد ہوجاتے ہیں۔ اس لیے ان سے معافی کے جذبے سے استغفار کی کثرت کرنا بڑا مفید ہے۔ چناں چہ حضرت اقدس مولانا شاہ سعید احمد رائے پوری دامت برکاتہم العالیہ فرماتے ہیں:

"شام کے وقت جب دن بھر کے کام سے فارغ ہوں، تو پھر سوچیں کہ مجھ سے دن بھر میں چھوٹے بڑے گناہ کیا کیا ہوئے ہیں، ان سے توبہ کا ارادہ کرکے، توبہ کی نیت سے استغفار کی ایک تسبیح (سومرتبہ) کریں:

"اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّ أَتُوْبُ إِلَیْہِO"

(اے میرے ربّ! میں تمام گناہوں سے معافی مانگتا ہوں اور اللہ کی طرف رجوع کرتا ہوں)

یہ انبیا کا وظیفہ ہے۔ صحابہ کا وظیفہ ہے۔ اولیاء اللہ کا وظیفہ ہے۔ جب ہم توبہ کی نیت سے استغفار کریں گے، تو ہماری توبہ قبول ہوگی۔ دن بھر کے گناہ معاف ہوں گے۔ اور گناہوں کی وجہ سے پریشانیاں آتی ہیں، ان سے نجات ملے گی۔ اور استغفار سے رزق میں برکت آتی ہے۔ اور دل برے اثرات سے محفوظ رہتا ہے۔ اس لیے کثرتِ استغفار آج کل بہت مفید ہے۔ چلتے پھرتے دل میں ذکر کرتے رہو۔ دل دل سے "اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ، اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ" کہنے سے بہت فائدہ ہوگا۔"

اس لیے روزانہ بعد نمازِ عصر یا بعد نمازِ مغرب یا چوبیس گھنٹوں میں جس وقت بھی یکسوئی کے ساتھ پڑھنے کا موقع ملے، کم از کم سو مرتبہ استغفار کی تسبیح کرنی چاہیے۔ تاکہ دل گناہوں سے پاک صاف ہو اور ان کے بُرے اثرات سے محفوظ رہے۔

(6)

درود شریف کا اہتمام

سلسلۂ عالیہ رحیمیہ رائے پور میں بیعت ہونے والے فرد کے لیے ضروری ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تعلق و محبت اور آپ کی عظمت کو پیشِ نظر رکھ کر درود شریف کی کم از کم ایک تسبیح عشا کی نماز کے بعد سونے سے پہلے پڑھے۔ چناں چہ حضرت اقدس مولانا شاہ سعید احمد رائے پوری دامت برکاتہم العالیہ فرماتے ہیں:

"عشا کی نماز کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت، عظمت اور ادب دل میں رکھتے ہوئے درود شریف کی تسبیح کریں۔ اس سے حضورؐ سے محبت بڑھے گی، آپ ؐ کا قرب حاصل ہوگا، آپ ؐ کا فیض ملے گا۔ اور درود شریف پڑھنے والوں پر اللہ کی رحمتیں نازل ہوتی ہیں۔ گھر میں خیر و برکت آتی ہے۔"

بہتر یہ ہے کہ نماز والا درودِ ابراہیمی پڑھا جائے، ورنہ جو مختصر درود شریف پڑھ سکے، اُسے اپنا معمول بنالے۔

"اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَ عَلٰی آلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ.

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَ عَلٰی آلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ."

ایک صاحب نے حضرت اقدس شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ سے پوچھا کہ: "درود شریف پڑھتے وقت کیا خیال کیا جائے؟" تو آپؒ نے فرمایا کہ:

"اس طرح گویا حضور ﷺ کے روضۂ مبارک پر بیٹھ کر پڑھ رہے ہو اور ایک نور کا فیض اُدھر سے تمھارے قلب میں آ رہا ہے۔" (14)

اللہ تعالیٰ ہمارے دل میں حضور ﷺ کی محبت اور عظمت نصیب فرمائے۔ آمین

(7)

ذکرُ اللّٰہ کا اہتمام

مشائخ رائے پور فرماتے ہیں کہ سلسلۂ عالیہ رحیمیہ رائے پور سے وابستہ ہونے والے متعلقین اور متوسلین کو ذکر اللہ کا پورا اہتمام کرنا چاہیے۔ عام متعلقین کو مشائخ کے مقرر کردہ طریقۂ ذکر کے بغیر کلمہ طیبہ "لا إلٰہ إلا اللّٰہ" کی تسبیحات پڑھنی چاہئیں۔ اس کی صحیح ترتیب اور طریقہ حضرت اقدس مولانا شاہ عبدالعزیز رائے پوریؒ یوں بیان فرماتے ہیں:

"کلمہ طیبہ "لا إلٰـہ إلا اللّٰــہ" کی کم از کم تین یا پانچ تسبیحات مندرجہ ذیل ترتیب کے ساتھ بغیر طریقۂ ذکر کے تسبیح کے طور پر پڑھیں۔ اس کو اپنے معمول میں شامل کرنا بہت ہی مبارک اور افضل عمل ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے:

سب سے پہلے تین دفعہ درود شریف پڑھ کر اعوذ بـاللّٰـہ من الشیطـان الرجیم اور بسـم اللّٰـہ الرحمٰن الرحیم کے ساتھ سورۃ الـفاتحہ ایک مرتبہ پڑھے۔ پھر بسم اللہ پڑھ کر سورۃ الإخـلاص بارہ مرتبہ پڑھے۔ پھر تین مرتبہ درود شریف پڑھ کر اللہ سے دعا مانگے کہ اے اللہ! اس تلاوتِ قرآنِ پاک اور دعا کو قبول فرمائیں اور ان کا ثواب سلسلۂ عالیہ رحیمیہ رائے پور کے مشائخ رحمہم اللہ حضرت شاہ عبدالرحیم رائے پوری، حضرت شاہ عبدالقادر رائے پوری (اور حضرت شاہ عبدالعزیز رائے پوری) کی ارواحِ طیبات کو ثواب پہنچائیں۔

اس کے بعد تین مرتبہ درود شریف پڑھ کر پہلی مرتبہ پورا کلمہ طیبہ:

"لاإلٰہ إلاَّ اللّٰہ محمّد رسول اللّٰہ"

اور مختصر درود شریف "صـلّـی اللّٰـہ عـلیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و ازواجہٖ و ذریاتہٖ اجمعین." پڑھے۔

پھر سو مرتبہ "لاإلٰہ إلاَّ اللّٰہ" پڑھتے رہیں۔

اور سوویں دفعہ پورا کلمہ شریف بمع مختصر درود شریف کے پڑھیں۔ پھر دوسری تسبیح کے آخر میں بھی پورا کلمہ پڑھیں۔ اسی طرح جتنی تسبیحات پڑھنی ہوں، پڑھتے جائیں۔

اس کلمہ شریف کے پڑھنے کے وقت آنکھیں بند کر کے زبان پر کلمہ شریف ہو اور خیال میں اس کا مفہوم یعنی معنی کے مقصد کو قائم رکھیں۔ درمیان میں کبھی چند مرتبہ یہ جملہ پڑھ لے: ''نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ کے'' اور کبھی یہ کہے: ''نہیں ہے کوئی مقصود سوائے اللہ کے'' اور کبھی یہ کہے: ''نہیں ہے کوئی محبت لگانے کے قابل سوائے اللہ کے''۔ (15)

کلمہ طیبہ کا یہ ذکر سلسلۂ عالیہ کے عام متعلقین کے لیے ہے۔ البتہ جو حضرات سلسلۂ عالیہ رحیمیہ کے توسل سے باقاعدہ سلوک طے کرنا چاہیں، تو ایسے متوسلین کے لیے ضروری ہے کہ وہ شیخ وقت سے باقاعدہ اجازت لے کر مشائخ قادریہ کے مقرر کردہ طریقۂ کار کے مطابق نفی اثبات (لا إلٰہ إلَّا اللّٰہ) اور اسم ذات (اللّٰہ) کا ذکر کریں۔ ہمارے سلسلے کا یہ ذکر ''قادریہ مجددیہ'' کے طریقے کے مطابق ہے۔ چناں چہ یہ ذکر پورے مدّ (لآ پر) اور شدّ (إلَّا اللّٰہ پر) کا لحاظ رکھتے ہوئے کرنا چاہیے۔ چناں چہ ذکر اللہ کے صحیح طریقے کی اہمیت بیان کرتے ہوئے حضرت اقدس شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ نے ارشاد فرمایا:

''لا إلٰہ سے (ذکر) شروع کرنا چاہیے اور إلٰہ پر سکتہ تو ہو، مگر وقف نہ ہو۔ اور إلَّا اللّٰہ پر اس سے زیادہ فصل (وقف) کیا جائے، جتنا إلٰہ پر سکتہ کیا جاتا ہے۔... بزرگوں نے جو طریقۂ (ذکر) مقرر کیا ہے، اسی قاعدے اور طریق سے ذکر کیا جائے تو اس سے جلد نفع ہوتا ہے۔ اور ویسے بھی ذکر کیا جائے تو خالی از نفع نہیں، مگر اس طرح دیر میں اور ادھورا نفع ہوتا ہے۔.. (اور نفع سے) مراد یہ ہے کہ آثارِ ذکر اور انوارات پیدا ہو جائیں۔ ''آثارِ ذکر'' یعنی انسان کا دل خدا کے سوا غیر کی محبت سے چھوٹ جائے اور کچھ اللہ تعالیٰ سے اُنس پیدا ہو جائے۔ کیوں کہ انسان اُنس سے مشتق ہے۔'' (16)

حضرت اقدس رائے پوری ثانی نے مزید ارشاد فرمایا:

”کبھی کچھ (ذکر) کیا اور پھر چھوڑ دیا، (اس سے) کچھ بات نہیں بنتی۔ میرا خیال ہے کہ تین چلے یعنی چار ماہ تو باقاعدہ پابندی سے بلاناغہ پورے اہتمام سے ذکر کرنا چاہیے۔ اور پورا ذکر گیارہ تسبیح نفی اِثبات اور چار ہزار اسمِ ذات ٹھیک شد و مد اور دھیان و اہتمام سے ہے۔... تین چلّے کے بعد پھر یہ ہے کہ اپنا کوئی کام کرنے لگے اور ذکر کا بھی اہتمام رکھے۔ اصل میں خلوص و اصلاح اور تہذیبِ اخلاق کے لیے عشق و محبت ضروری ہے۔ اس کے بغیر کوئی خلوص، اصلاح اور تہذیبِ اَخلاق نہیں ہوتی اور نفس کا ہی حصہ رہتا ہے۔“ (17)

اور ”لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰہ“ کے معنی اور مفہوم بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

”لا مقصود“ سے مراد یہ ہے کہ اللہ کی سوا مجھے کچھ نہیں چاہیے۔ بس ان صورِ علمیہ (غلط فکر و عادات) کو مٹانا، یہی تو اصل کام ہے۔ ذکر کرو، صحبت اٹھاؤ اور توبہ کرتے جاؤ اور غلط عادتوں سے بچنے کی کوشش کرتے رہو۔ اللہ تعالیٰ سے کوتاہیوں کی معافی چاہو۔ کچھ نہ کچھ ہو رہے گا۔ اللہ فضل کرنے والا ہے۔“ (18)

نیز حضرت اقدس نے فرمایا:

”یاد رکھو! اصل اس میں اسمِ ذات یعنی ”اللّٰہ، اللّٰہ“ کا ذکر ہے۔ اور نفی اِثبات اس کی تائید اور تقویت کے لیے ہے۔... ذکر میں اگر وجد نہ ہو تو بتکلّف وجد کی کیفیت بناؤ۔“ (19)

حضرت اقدس نے مزید فرمایا کہ:

”اللہ کا ذکر ضروری ہے اور ذکر اللہ ایک روشنی ہے، جو انسانوں کو خود اس کے گناہوں کا احساس دلاتی ہے۔ اور انسان اس کی روشنی میں اپنے عیب دیکھتا ہے اور پھر توبہ کرتا ہے۔ توبہ ٹوٹ بھی جاتی ہے، مگر نادم ہوتا ہے۔ اس سے اور (مزید) ترقی ہوتی ہے۔ کیوں کہ اصل ترقی ندامت اور عاجزی میں ہے۔“ (20)

مشائخ رائے پور کے طے کردہ طریقۂ کار کے مطابق ذکر اللہ کرنے سے اپنی استعداد اور صلاحیت کے مطابق بہترین ثمرات و نتائج مرتب ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ذکر اللہ کی پابندی کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(8)
محبت کے ساتھ صحبتِ شیخ

مشائخ رائے پور فرماتے ہیں کہ محبت کے ساتھ شیخ کی صحبت سے انسان اعلیٰ اَخلاق کا خوگر بنتا ہے۔ اس لیے ظاہری اور باطنی فیوضات کے حصول کے لیے اپنے سلسلۂ عالیہ کے مشائخ کی محبت و عظمت دل میں رکھنا ضروری ہے۔ خاص طور پر جس شیخ کے ہاتھ پر بیعتِ توبہ کی ہو، اس کی محبت کے ساتھ صحبت اختیار کرنا ضروری ہے۔ چناں چہ حضرت اقدس شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ فرماتے ہیں:

"(غلط عادتوں کو ختم کرنے کے لیے) بس صحبتِ شیخ اور ذکر ضروری ہے۔ صحبت میں رہتے رہتے جو عیوب معلوم ہوتے ہیں، ان پر تنبہ کردیا جاتا ہے اور دعا کی جاتی ہے کہ وہ نہ رہیں۔" (21)

حضرت اقدس رائے پوریؒ مزید ارشاد فرماتے ہیں کہ:

"انسان کو چاہیے کہ خدا تعالیٰ کی رضامندی حاصل کرنے کے لیے اپنے اندر اَخلاقِ حمیدہ پیدا کرے اور ذمائم (بُرے اخلاق) سے دور رہے۔ اور یہ چیز ایسے شخص کی صحبت اٹھانے سے حاصل ہوتی ہے، جس کے اَخلاق اور نفس کی اصلاح ہوچکی ہو۔ مگر صحبت میں بھی یہ دو چیزیں شرط ہیں:

(الف) ایک تو شیخ سے محبت ہو اور عناد ہرگز نہ ہو۔

(ب) دوسرے ذکرِ الٰہی ہو۔

ہم سیدھا سادھا یہی سمجھتے ہیں کہ صحبتِ شیخ، جو عناد سے پاک ہو، اس میں جتنی صحبت ہوگی، اتنی ہی ترقی ہوگی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ (مرید میں سچائی اور نیکی کی) طلب بھی جو پیدا ہوتی ہے، وہ شیخ کی طلب سے حصہ ملتا ہے۔ اور (مرید) اَخلاق بھی وہیں اس راستے سے جذب کرتا ہے۔ مگر اپنی استعداد کے موافق

جذب کرتا ہے۔ جتنی اس (استعداد) میں کمی، اتنی اس میں کمی۔ اور اصل مقصود تو رضائے الٰہی ہے۔ پس جس شخص سے اُنس ہو، اس کی بلاعناد صحبت اختیار کرو اور کچھ ذکر کا سلسلہ بھی جاری رکھو۔ جتنی کسی کی استعداد ہوگی اور جتنا خدا کو منظور ہوگا، حصہ مل کر رہے گا۔'' (22)

حضرت اقدس مولانا شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ نے مزید فرمایا:

''یٰٓاَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ (27:89) یہ (نفس مطمئنہ) خدا کے خاص بندوں اور جنتیوں کا نفس ہے۔ پس اپنے ''نفسِ امّارہ'' کو ''مطمئنّہ'' بنانے یا ''امّارہ'' کو اطمینان تک پہنچانے کا راستہ ''سلوک'' کہلاتا ہے۔ اس میں آسان راستہ یہ ہے کہ جس کا نفس مطمئنّہ ہو، اس کی صحبت اختیار کی جائے۔ کیوں کہ یہ (قاعدہ) کلیہ ہے کہ جس آدمی کے پاس بیٹھو گے، اس کے اثرات ضرور آئیں گے۔ تو شیخ کی صحبت کی ضرورت ہوئی۔ اور بیعت کا نفع صحبتِ شیخ کے بغیر نہیں (ہوتا) اور ''تصورِ شیخ'' بھی دراصل محبتِ شیخ ہے۔۔۔ اگر شرطوں کے موافق شیخ کی صحبت اٹھائی جائے تو طالب پر ضرور اثر پڑے گا۔'' (23)

ایک صاحب نے حضرت اقدس شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ سے دریافت کیا:

''شیخ کے ساتھ کس طرح ادب آداب سے رہے، جس سے مرید کو فائدہ پہنچے؟'' حضرت اقدس رائے پوریؒ نے فرمایا: ''اصل میں اس میں (شیخ سے) محبت ہے۔ محبت خود آداب کی استاذ ہے۔ اور کم از کم یہ ہے کہ جی (دل) میں اعتراض نہ رکھے۔ اور (شیخ کی) مخالفت نہ ہو تو فائدہ حسبِ استعداد پہنچتا ہی ہے۔ دراصل عشق ہی انسان کا آداب میں استاذ ہے۔ ایک پنجابی شاعر نے کہا ہے کہ: ''عشق انسان کو وہاں پہنچا دیتا ہے، جہاں انسان ویسے نہیں پہنچتا۔''

کسی نے پوچھا کہ ''عشق کیسے پیدا ہوتا ہے؟ فرمایا: ''ذکرِ الٰہی اور نیکوں کی صحبت سے، حسبِ استعداد عشق و محبت پیدا ہوتی ہے۔'' (24)

چناں چہ اپنے دل میں شیخ سے سچی محبت اور عشق پیدا کرنے سے کامیابی اور استقامت حاصل ہوتی ہے۔ اور وقتاً فوقتاً شیخ کی صحبت میں جانا اور ان سے استفادہ کرنا،

ان کی عظمت اور محبت کا دل پر نقش کرنا بھی دُنیوی اور اُخروی کامیابی کے لیے انتہائی مفید ہے۔ اپنے شیخ کی محبت کے ساتھ ساتھ اپنے سلسلے کے مشائخ کی محبت و عظمت بھی دل میں ہونی چاہیے۔ اور ان مشائخ کی تعلیمات، افکار و نظریات، سیرت و کردار کی اتباع کرنے کی پوری کوشش کرنی چاہیے۔

مشائخ رائے پور کو حضرت الامام شاہ ولی اللہ دہلوی قدس سرہٗ کے علوم و معارف اور ان کے طریقۂ فکر و عمل سے بڑا خصوصی تعلق اور عشق تھا۔ اسی لیے ان پر ''ولی اللّٰہی مجددی نسبت'' غالب تھی۔ حضرت اقدس مولانا شاہ عبدالرحیم رائے پوریؒ اپنی بیماری کی حالت میں بھی ''حجۃ اللہ البالغہ'' کی سماعت فرماتے تھے۔ آپؒ کے تذکرے میں لکھا ہے کہ:

''حکیم صاحب نے اِشراق کے وقت ''حجۃ اللہ البالغہ'' سنانے کا معمول بنالیا۔ حضرت بڑے شوق سے سنتے تھے اور بے اختیار سبحان اللہ سبحان اللہ کہتے ہوئے بعض دفعہ جوش میں اٹھ بیٹھا کرتے تھے۔ کامل تین گھنٹے آپ کتاب سنتے۔'' (25)

اور اسی طرح حضرت شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ فرماتے ہیں:

''دل میں کچھ بیان کرنے کی اُمنگ پیدا ہوئی ہے اور یہ مضمون کچھ میرا بھی نہیں۔ حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی علیہ الرحمۃ کی تصانیف کے بعض فقروں سے میں نے مستنبط کیا ہے۔ مولانا عبیداللہ سندھی صاحبؒ، شاہ صاحبؒ کے کوئی خواہ مخواہ معتقد نہ تھے۔ شاہ صاحب متأخرین میں زبردست علوم کے حامل ہوئے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ان کو ہر معاملے میں بڑے بڑے علوم عطا فرمائے تھے۔'' (26)

مشائخ رائے پور کے فیوض و برکات حاصل کرنے کے لیے ضروری ہے کہ ولی اللّٰہی سلسلے کے مشائخ کے معمولات اور تعلیمات پر مبنی افکار و نظریات اور ان کی سیرت و کردار سے وابستگی اور عشق پیدا کیا جائے اور یوں دین اسلام کی جامعیت کا پورا فہم و شعور حاصل کر کے اسے اپنی زندگی کا نصب العین اور بنیادی ہدف قرار دیا جائے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں حضرات مشائخ رائے پور کے معمولات، تعلیمات اور افکار پر صدقِ دل کے ساتھ عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائیں اور ان کے فیوضات و برکات سے ہمارے قلوب کو منور فرمائیں۔ اور دنیا اور آخرت کی فلاح اور کامیابی نصیب فرمائیں۔ آمین

سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ مجدّدیہ ولی اللّٰهیہ رحیمیہ

الٰہی بحرمۃ حضرت مولانا شاہ سعید احمد رائپوری دامت فیوضہ القدسیہ
الٰہی بحرمۃ حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز رائپوری قدس اللہ سرہ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت مولانا شاہ عبدالقادر رائپوری قدس اللہ سرہ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت القطب شاہ عبدالرحیم رائپوری قدس اللہ سرہ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت امام ربانی مولانا رشید احمد گنگوہی قدس اللہ سرہ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت الامیر سید الطائفہ حاجی امداد اللہ مہاجر مکی قدس اللہ سرہ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت الامام شاہ محمد اسحاق دہلوی قدس اللہ سرہ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت الامام شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی قدس اللہ سرہ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت الامام شاہ ولی اللہ محدث دہلوی قدس اللہ سرہ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت الامام شاہ عبدالرحیم دہلوی قدس اللہ سرہ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت اقدس سید عبداللہ اکبرآبادی قدس اللہ سرہ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت اقدس سید آدم بن اسماعیل بنوری قدس اللہ سرہ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت امام ربانی شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی قدس اللہ سرہ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت خواجہ محمد باقی باللہ دہلوی قدس اللہ سرہ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت مولانا خواجگی امکنگی قدس اللہ سرہ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت مولانا درویش محمد امکنوی قدس اللہ سرہ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت مولانا محمد زاہد وخشی قدس اللہ سرہ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت خواجہ عبیداللہ بن محمود احرار قدس اللہ سرہ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت مولانا یعقوب بن عثمان چرخی قدس اللہ سرہ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت خواجہ علاؤ الدین محمد بن عطار قدس اللہ سرہ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت سید بہاؤ الدین نقشبند قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمۃ حضرت خواجہ شمس الدین سید میر کلال قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمۃ حضرت خواجہ محمد بابا سماسی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمۃ حضرت خواجہ عزیزان علی رامیتنی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمۃ حضرت خواجہ محمود انجیر فغنوی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمۃ حضرت خواجہ عارف ریوگری قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمۃ حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمۃ حضرت یوسف بن ایوب ہمدانی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمۃ حضرت خواجہ ابوعلی فارمدی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمۃ حضرت امام ابوالقاسم عبدالکریم قشیری قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمۃ حضرت خواجہ ابوعلی حسن بن محمد دقاق قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمۃ حضرت خواجہ ابو القاسم ابراہیم نصر آبادی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمۃ حضرت خواجہ ابوبکر محمد بن دلف شبلی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمۃ حضرت سید الطائفہ جنید بن محمد بغدادی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمۃ حضرت خواجہ سری بن مغلس سقطی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمۃ حضرت خواجہ معروف کرخی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمۃ حضرت خواجہ ابوسلیمان داؤد بن نصر طائی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمۃ حضرت خواجہ ابومحمد حبیب عجمی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمۃ حضرت خواجہ حسن بن یسار بصری قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمۃ حضرت الامام سیدنا حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمۃ حضرت امیر المؤمنین سیدنا علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ

الٰہی بحرمۃ حضرت امام المرسلین، خاتم النبیین، رحمۃ اللعالمین، شفیع المذنبین
سیدنا ومولانا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم تسلیما کثیرا کثیرا

سلسلۂ عالیہ قادریہ مجدّدیہ رحیمیہ

الٰہی بحرمۃ حضرت مولانا شاہ سعید احمد رائپوری دامت فیوضہ القدسیہ
الٰہی بحرمۃ حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز رائپوری قدس اللہ سرہ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت مولانا شاہ عبدالقادر رائپوری قدس اللہ سرہ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت القطب شاہ عبدالرحیم رائپوری قدس اللہ سرہ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت میاں عبدالرحیم سہارنپوری قدس اللہ سرہ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت اخوند عبدالغفور سواتی قدس اللہ سرہ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت خواجہ محمد شعیب تورڈھیروی شہید قدس اللہ سرہ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت خواجہ حافظ محمد صاحب عمرزئی قدس اللہ سرہ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت خواجہ محمد صدیق بنیری قدس اللہ سرہ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت شاہ مؤمن ککروئی اخون قدس اللہ سرہ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت خواجہ سید شاہباز مہمند قدس اللہ سرہ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت شاہ حبیب (محمد امین بن سعد اللہ) قدس اللہ سرہ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت سید آدم بن اسماعیل بنوری قدس اللہ سرہ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت امامِ ربانی شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی قدس اللہ سرہ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت شاہ سکندر بن عمادالدین کیتھلی قدس اللہ سرہ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت شاہ کمال الدین کیتھلی قدس اللہ سرہ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت شاہ فضیل ٹھٹھوی قدس اللہ سرہ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت شاہ گدا رحمٰن ثانی سرحدی قدس اللہ سرہ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت سید شمس الدین عارف قدس اللہ سرہ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت شاہ گدا رحمٰن بن ابی الحسن قدس اللہ سرہ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت سید ابوالحسن علی کشمیری قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمۃ حضرت شاہ شمس الدین صحرائی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمۃ حضرت سید شاہ عقیل کوکانی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمۃ حضرت سید بہاؤ الدین قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمۃ حضرت سید عبدالوہاب ینبوعی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمۃ حضرت شاہ شرف الدین قتال بغدادی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمۃ حضرت سید تاج الدین عبدالرزاق جیلانی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمۃ حضرت الامام شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمۃ حضرت شیخ ابوسعید مبارک بن علی مخزومی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمۃ حضرت شیخ ابوالحسن علی محمد بن محمد قرشی ہنکاری قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمۃ حضرت شیخ ابوالفرح محمد بن عبداللہ طرطوسی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمۃ حضرت شیخ عبدالواحد بن عبدالعزیز تمیمی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمۃ حضرت شیخ عبدالعزیز بن حارث تمیمی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمۃ حضرت شیخ ابوبکر محمد بن دُلف شبلی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمۃ حضرت سید الطائفہ خواجہ جنید بن محمد بغدادی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمۃ حضرت خواجہ سری بن مغلس سقطی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمۃ حضرت خواجہ معروف کرخی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمۃ حضرت خواجہ ابوسلیمان داؤد بن نصر طائی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمۃ حضرت خواجہ ابومحمد حبیب عجمی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمۃ حضرت خواجہ حسن بن یسار بصری قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمۃ حضرت الامام سیدنا حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمۃ حضرت امیر المؤمنین سیدنا علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ

الٰہی بحرمۃ حضرت امام المرسلین، خاتم النبیین، رحمۃ للعالمین، شفیع المذنبین سیدنا ومولانا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم تسلیما کثیرا کثیرا

سلسلۂ عالیہ چشتیہ صابریہ رحیمیہ

الٰہی بحرمۃ حضرت مولانا شاہ سعید احمد رائپوری دامت فیوضہ القدسیہ
الٰہی بحرمۃ حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز رائپوری قدس اللہ سرہ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت مولانا شاہ عبدالقادر رائپوری قدس اللہ سرہ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت القطب شاہ عبدالرحیم رائپوری قدس اللہ سرہ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت امامِ ربانی رشید احمد گنگوہی قدس اللہ سرہ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت سید الطائفہ حاجی امداد اللہ مہاجر مکی قدس اللہ سرہ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت میانجیو نور محمد جھنجھانوی قدس اللہ سرہ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت شاہ عبدالرحیم شہید ولایتی قدس اللہ سرہ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت شاہ عبدالباری امروہی قدس اللہ سرہ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت شاہ عبدالہادی بن محمد امروہی قدس اللہ سرہ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت شاہ عضد الدین بن حامد امروہی قدس اللہ سرہ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت شاہ محمد مکی جعفری امروہی قدس اللہ سرہ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت شاہ محمدی اکبر آبادی قدس اللہ سرہ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت شیخ محبّ اللہ الہٰ آبادی قدس اللہ سرہ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت شیخ ابوسعید گنگوہی قدس اللہ سرہ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت شیخ نظام الدین بن عبدالشکور بلخی قدس اللہ سرہ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت شیخ جلال الدین بن محمود تھانیسری قدس اللہ سرہ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت شاہ عبدالقدوس گنگوہی قدس اللہ سرہ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت شیخ محمد بن عارف ردولوی قدس اللہ سرہ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت شیخ عارف بن احمد عبدالحق ردولوی قدس اللہ سرہ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت شیخ احمد عبدالحق ردولوی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمۃ حضرت شیخ جلال الدین کبیر الاولیاء پانی پتی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمۃ حضرت شیخ شمس الدین ترک پانی پتی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمۃ حضرت مخدوم علاؤ الدین علی احمد صابر کلیری قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمۃ حضرت شیخ فرید الدین مسعود گنج شکر قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمۃ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمۃ حضرت خواجہ معین الدین حسن اجمیری قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمۃ حضرت خواجہ عثمان ہارونی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمۃ حضرت حاجی شریف زندنی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمۃ حضرت خواجہ قطب الدین مودود چشتی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمۃ حضرت خواجہ ابو یوسف بن سمعان چشتی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمۃ حضرت خواجہ ابو محمد بن ابی احمد چشتی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمۃ حضرت خواجہ ابو احمد ابدال چشتی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمۃ حضرت خواجہ ابو اسحاق شامی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمۃ حضرت خواجہ ممشاد علو دینوری قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمۃ حضرت خواجہ ابو ہبیر ہ بصری قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمۃ حضرت خواجہ حذیفہ مرعشی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمۃ حضرت سلطان ابراہیم بن ادھم بلخی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمۃ حضرت خواجہ فضیل بن عیاض قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمۃ حضرت قدس خواجہ عبد الواحد بن زید اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمۃ حضرت خواجہ حسن بن یسار بصری قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمۃ حضرت حضرت سیدنا الامام حسن بن علی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمۃ حضرت امیر المؤمنین سیدنا علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ

الٰہی بحرمۃ حضرت امام المرسلین، خاتم النبیین، رحمۃ للعالمین، شفیع المذنبین
سیدنا ومولانا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم تسلیماً کثیرا کثیرا

سلسلۂ عالیہ سہروردیہ ولی اللّٰہیہ رحیمیہ

الٰہی بحرمۃ حضرت شاہ سعید احمد رائپوری دامت فیوضہ القدسیہ
الٰہی بحرمۃ حضرت شاہ عبدالعزیز رائپوری قدس اللہ سرہ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت شاہ عبدالقادر رائپوری قدس اللہ سرہ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت شاہ عبدالرحیم رائپوری قدس اللہ سرہ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت سید الطائفہ حاجی امداد اللہ مہاجر مکی قدس اللہ سرہ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت اقدس میانجیو نور محمد جھنجھانوی قدس اللہ سرہ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت شاہ عبدالرحیم شہید ولایتی قدس اللہ سرہ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت الامیر سید احمد شہید رائے بریلوی قدس اللہ سرہ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت الامام شاہ عبدالعزیز دہلوی قدس اللہ سرہ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت الامام شاہ ولی اللہ دہلوی قدس اللہ سرہ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت الامام شاہ عبدالرحیم دہلوی قدس اللہ سرہ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت شیخ سید عظمت اللہ اکبرآبادی قدس اللہ سرہ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت شیخ سید عبداللطیف اکبرآبادی قدس اللہ سرہ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت شیخ سید بدرالدین اکبرآبادی قدس اللہ سرہ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت شیخ عبدالعزیز بن حسن عرف بحرمواج شکر بار قدس اللہ سرہ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت سید عبدالوہاب بن محمد بخاری قدس اللہ سرہ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت سید صدرالدین راجو قتال بخاری قدس اللہ سرہ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت سید جلال الدین بخاری جہانیاں جہاں گشت قدس اللہ سرہ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت شیخ رُکن الدین ابوالفتح ملتانی قدس اللہ سرہ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت شیخ صدرالدین عارف ملتانی قدس اللہ سرہ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمۃ حضرت شیخ شہاب الدین عمر بن محمد سہروردی قدس اللہ سرہ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت شیخ ابوالنجیب عبدالقاہر سہروردی قدس اللہ سرہ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت شیخ احمد غزالی قدس اللہ سرہ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت شیخ ابوبکر نساج قدس اللہ سرہ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت شیخ ابوالقاسم علی گرگانی قدس اللہ سرہ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت شیخ ابوعثمان سعید بن اسلام مغربی قدس اللہ سرہ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت شیخ ابوعلی کاتب قدس اللہ سرہ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت ابوعلی احمد بن محمد رودباری قدس اللہ سرہ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت سید الطائفہ جنید بن محمد بغدادی قدس اللہ سرہ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت خواجہ سری بن مغلس سقطی قدس اللہ سرہ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت خواجہ معروف کرخی قدس اللہ سرہ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت خواجہ ابوسلیمان داؤد بن نصر طائی قدس اللہ سرہ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت خواجہ ابومحمد حبیب عجمی قدس اللہ سرہ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت خواجہ حسن بن یسار بصری قدس اللہ سرہ العزیز
الٰہی بحرمۃ حضرت الامام حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

☆ تمام سلاسل میں چاروں خلفائے راشدین کے واسطے سے دعا مانگنی چاہیے۔

الٰہی بحرمۃ حضرت امیر المؤمنین سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ
الٰہی بحرمۃ امیر المؤمنین سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ
الٰہی بحرمۃ امیر المؤمنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ
الٰہی بحرمۃ امیر المؤمنین خلیفۃ الرسول سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ
الٰہی بحرمۃ حضرت امام المرسلین، خاتم النبیین، رحمۃ للعالمین، شفیع المذنبین
سیدنا ومولانا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم تسلیماً کثیرا

☆☆☆☆☆☆

حوالہ جات

1۔ ارشادات حضرت شاہ عبدالقادر رائے پوری۔ ص:166۔ مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ لاہور۔

2۔ ایضاً، ص:131۔

3۔ ایضاً۔ ص:73-172۔

4۔ ایضاً۔ ص:131۔

5۔ ایضاً۔

6۔ ایضاً۔ ص:262۔

7۔ انفاسِ رحیمیہ (مکتوبات امام عبدالرحیم دہلویؒ) ص27، طبع مجتبائی، دہلی 1333ھ/ 1915ء۔

8۔ ارشادات حضرت شاہ عبدالعزیز رائے پوریؒ۔ تعلیم السلوک (قلمی)۔

9۔ رواہ البخاری۔ حدیث نمبر: 3892۔

10۔ ارشادات حضرت شاہ عبدالعزیز رائے پوریؒ۔ تعلیم السلوک (قلمی)۔

11۔ مجلس: رمضان المبارک 1402ھ/ 1982ء۔ بمقام: مری۔

12۔ ملفوظ حضرت شاہ عبدالعزیز رائے پوریؒ۔ تحریر: مولانا حبیب اللہ مختار شہیدؒ۔

13 ارشادات حضرت شاہ عبدالقادر رائے پوری۔ ص:112۔ مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ لاہور۔

14۔ ایضاً۔ ص:141۔

15۔ ارشادات حضرت شاہ عبدالعزیز رائے پوریؒ۔ تعلیم السلوک (قلمی)۔

16۔ ارشادات حضرت شاہ عبدالقادر رائے پوری۔ ص:172۔ مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ لاہور۔

17۔ ایضاً۔ ص:150۔

18۔ ایضاً۔ ص:267۔

19۔ ایضاً۔ ص:7-106۔

20۔ ایضاً۔ ص:266۔

21۔ ایضاً۔ ص:266۔

22۔ ایضاً۔ ص:26-125۔

23۔ ایضاً۔ ص:246، 248۔

24۔ ایضاً۔ ص: 227

25۔ تذکرۃ الخلیل۔ ص:249۔ مطبوعہ: کتب خانہ یحیویہ، سہارنپور۔

26۔ ارشادات حضرت شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ۔ ص:93۔ مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ لاہور۔

☆☆☆☆☆

سلسلۂ عالیہ رحیمیہ رائے پور

کے طریقۂ تربیت و معمولات کے مراکز

حضرت اقدس مولانا شاہ سعید احمد رائے پوری دامت برکاتہم العالیہ کی زیر سرپرستی، ادارہ رحیمیہ علومِ قرآنیہ (ٹرسٹ) کے مرکزی کیمپس واقع لاہور میں سلسلۂ عالیہ رحیمیہ رائے پور کے طریقۂ تربیت اور معمولات کے لیے مجلس ذکر وغیرہ کا انعقاد کیا جاتا ہے۔ اسی طرح ادارہ رحیمیہ کے درج ذیل ریجنل کیمپسز اور ملحقہ مراکز میں بھی مجالس ہائے ذکر و معمولات علما و مشائخ کی زیرِنگرانی منعقد ہوتی ہیں:

شہر	مرکز	زیرِنگرانی
ملتان	رحیمیہ ریجنل کیمپس	حضرت مولانا مفتی سعید الرحمٰن مجاز حضرت رائے پوری
بوریوالا	جامعہ خدیجۃ الکبریٰ	حضرت مولانا مفتی عبدالمتین نعمانی مجاز حضرت رائے پوری
چشتیاں	جامعہ اشاعت العلوم	حضرت مولانا مفتی عبدالقدیر مجاز حضرت رائے پوری
بہاولنگر	خانقاہ دین پور شریف	صاحبزادہ مولانا عبدالقادر دینپوری مسند نشین خانقاہ حضرت بہاولنگری
ہارون آباد	جامعہ تعلیم القرآن ریلوے مسجد	حضرت مولانا محمد عارف اکمل، مولانا عبدالرحیم طاہر
راولپنڈی	رحیمیہ ریجنل کیمپس	حضرت مولانا تاج افسر مجاز حضرت اقدس رائے پوری
حسن ابدال	جامعہ خادم علوم النبوۃ	حضرت مولانا قاضی محمد یوسف مجاز حضرت رائے پوری
جھنگ	جامع مسجد عثمانیہ صدر بازار	حضرت مولانا محمد ناصر عبدالعزیز مجاز حضرت رائے پوری
نوشہرہ	رحیمیہ ہاؤس، رحمٰن کالونی	حضرت مولانا مفتی محمد مختار حسن مجاز حضرت رائے پوری
ڈیرہ اسماعیل خان	خانقاہ یٰسین زئی شریف	صاحبزادہ حضرت مولانا رشید احمد مسند نشین خانقاہ یٰسین زئی و مجاز حضرت اقدس رائے پوری
مانسہرہ	مدرسہ رحیمیہ جامع مسجد قبا	حضرت مولانا مفتی نصراللہ ناصر، قاری محمد ایاز جدون
کراچی	رحیمیہ ریجنل کیمپس	حضرت مولانا زوہیب حسین، مولانا مفتی اللہ بخش
سکھر	رحیمیہ ریجنل کیمپس	حضرت مولانا محمد عبداللہ عابد سندھی، ڈاکٹر لیاقت علی شاہ معصومی
کوئٹہ	رحیمیہ ہاؤس، پرنس روڈ	حضرت مولانا مفتی محمد انور شاہ، مولانا محمد سعید

ادارہ رحیمیہ علومِ قرآنیہ (ٹرسٹ)

برّصغیر پاک و ہند کی عظیم خانقاہ، ''خانقاہِ عالیہ رحیمیہ رائے پور'' کے مسند نشین

حضرت اقدس مولانا **شاہ سعید احمد** رائے پوری دامت برکاتہم العالیہ

کی زیر سرپرستی پاکستان کے تاریخی شہر ''لاہور'' میں ادارہ ہذا گزشتہ ایک عرصے سے دینی، تعلیمی اور تربیتی خدمات سرانجام دے رہا ہے۔ بحمد اللہ تعالیٰ اس دینی مرکز میں:

- دین اسلام کے بنیادی عقائد اور شرعی احکام و مسائل کی تعلیم و رہنمائی۔
- تزکیۂ قلب و تصفیۂ باطن کے لیے مشائخ رائے پور کے معمولات کی تلقین۔
- قرآنی اصولِ سیاست اور قرآنی اصولِ معاشیات و عمرانیات کی تعلیم و تربیت۔

کا کام فقہی بصیرت، قلبی توجہ اور قومی و ملی تقاضوں کے دینی شعور کے ساتھ کیا جا رہا ہے۔
اس کے لیے ادارہ ہذا میں درجِ ذیل تعلیمی و تربیتی سرگرمیاں اور مجالس و کلاسز جاری ہیں:

مجالس ذکر و فکر (روزانہ بعد نمازِ مغرب)	دورۂ حدیث شریف (سالانہ کلاس)
خطاباتِ جمعۃ المبارک	دورۂ تفسیر قرآن حکیم (موسم گرما کی تعطیلات میں)
تربیتی سیمینارز کا انعقاد	چار سالہ علومِ اسلامیہ کلاس
تخصص فی الفقہ والافتاء	ترجمہ و تفسیر قرآن حکیم کلاس (بعد نمازِ عشا)
دار الافتاء والارشاد	درسِ قرآن (بعد نمازِ فجر)
تربیتی ورکشاپس (محاضرین و مدرسین کے لیے)	علومِ قرآنیہ کی ایک سالہ کلاس